بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

روزنامہ

الفضل

قادیان

دارالامان نمبر ۱۴۵

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور کل کے مضمون من مناقب العرب فی الجاھلیۃ کا بقیہ حصہ بیان فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ ش | ۶ رجب ۱۳۶۶ھ | ۲۸ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۶

ہندوستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ذمہ دار کانگرس ہے

برطانوی کیبنٹ مشن کی سکیم ۱۶ مئی بظاہر ایک ایسی پیشکش تھی۔ کہ عوام کو امید بندھ گئی تھی۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ ملک کی دو بڑی جماعتیں اسکو منظور کرلینگی اور اس سے ہندوستان آزادی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس امید میں اور تقویت اس وجہ سے بھی ہوئی کہ مسلم لیگ نے کانگرس سے پہلے اس کو من و عن قبول کرنے کا اعلان کردیا۔ اور کانگرس نے بھی گول مول لفظوں میں اسکو قبول کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ مگر ایسی تشریحات کے ساتھ جنہوں نے کہ اسکو دراصل قبول کرنا نہیں کہا جاسکتا۔ بہرحال عبوری حکومت کے قیام کے بارے میں مسلم لیگ اور کانگرس میں رسہ کشی شروع ہوگئی۔ لارڈ ویول نے دونوں جماعت کو خوش کرنے کے لئے عبوری حکومت کی تعداد اور تناسب میں کئی ایک پہلو بدلے اور آخر میں ایک سکیم پیش کرکے اعلان کیا۔ کہ جو اسکو تسلیم نہ کرے گا۔ اس کو نظر انداز کردیا جائے گا۔ مسلم لیگ نے اس کو بھی قبول کرلیا۔ مگر کانگرس نے انکار کردیا شاید لارڈ ویول کا یہ خیال تھا۔ کہ کانگرس قبول کرلے گی۔ اور قبول نہ کرنے والی مسلم لیگ ہوگی۔ یہ قیاس لارڈ موصوف کے بعد کے رویہ سے صحیح ثابت ہوا۔ لارڈ موصوف نے اپنے ان الفاظ کی تاویل کردی مگر پھر بعد میں جب کانگرس کی حسب مرضی تناسب مقرر ہوا۔ تو کانگرس نے فوراً عبوری حکومت والی شق بھی قبول کرلی۔ اور چونکہ اس پر مسلم لیگ نے عبوری حکومت اور آئین ساز اسمبلی دونوں سے انکار کردیا بعض حالات کے زیر اثر بعد میں مسلم لیگ عبوری حکومت میں توشامل ہوگئی۔ مگر آئین ساز اسمبلی کا اب تک مقاطعہ کئے ہوئے ہے۔ لیگ کا کانگرس پر الزام سو فی صدی صحیح ہے۔ کہ کانگرس نے ۱۶ مئی والی پیشکش منظور نہیں کی تھی۔ اور نہ اب تک کی ہے۔ بعد میں لمبی تشریح کے باوجود کانگرس نے جو ریزولیوشن ۱۶ مئی کی سکیم کو قبول کرنے کا پاس کیا۔ اس میں ایسی غیر متعلقہ شرائط لگادیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس اس کو محض ایک کھیل سمجھتی ہے۔ اور صرف اپنا من مانی کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ کانگرسی ریزولیوشن کے انہی غیر متعلقہ شرائط کا نتیجہ ہے۔ کہ آج پنجاب بھی جو فسادات سے ایک مدت تک بچا رہا تھا۔ ان کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ کانگرس کی یہ شرائط سکھوں کو شہ دینا تھا۔ اور ان شرائط کی بناء ان اشاروں پر تھی۔ جو گاندھی جی نے آسام اور سکھوں کے متعلق کچھ دیر پہلے کئے تھے۔ اس فساد انگیزی سے کانگرس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یا تو مسٹر جناح کو اکھنڈ ہندوستان بالجبر منوایا جائے۔ ورنہ پاکستان اتنا کمزور کردیا جائے۔ کہ وہ بالکل بے کار ہو کر رہ جائے۔

پنجاب میں مسلم لیگ کی کامیاب الیکشن کے نتیجہ میں جب خضر وزارت ٹوٹ گئی۔ تو کانگرس نے تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کا شوشہ چھوڑ دیا۔ اور بعض کانگرسی حلقوں سے صاف طور پر یہ آواز آنے لگی۔ کہ یہ شوشہ محض اس لئے چھوڑا گیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو اکھنڈ ہندوستان پر مجبور کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ کانگرس اپنا مطلب نکالنے کے لئے ملکی مفاد اور دور اندیشی کو بالکل جواب دے دیتی ہے۔ بنگال میں سمجھوتہ کے لئے مسلم لیگ اور کانگرس نے کچھ شرائط طے کی ہیں۔ جن کا ذکر ہم نے گذشتہ اشاعت کے لیڈر میں کیا ہے۔ اس قسم کی پیشکش بقول گاندھی نیوز ایجنسی دیوان چمن لال صاحب نے بھی مسلم لیگ کو پنجاب کے لئے کی ہے۔ اور پنجاب بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر بنگال اور پنجاب کا اس طرح کا سمجھوتہ اسی صورت میں دیانتدارانہ سمجھا جاسکتا ہے۔ جب ہندو کانگرسی صوبوں میں بھی مسلمانوں کو وہی حقوق دینے کے لئے تیار ہوں جو مسلم لیگی صوبوں میں وہ اپنے لئے طلب کرتے ہیں۔ لیکن گزشتہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگرس نے اکھنڈ ہندوستان کا چانس اس سے بھی کم لیگی مطالبات کے لئے کئی بار ضائع کردیا ہے۔ ہر بار کانگرس مسٹر جناح کے کم سے کم مطالبہ کو مدت سے عادتاً ٹھکراتی چلی آئی ہے۔ جس کا نتیجہ اب یہ نکلا ہے۔ کہ مجبوراً وہ تقسیم ہندوستان کا اصول مان گئی ہے۔ لیکن جیسا کہ کہتے ہیں۔ چور چوری سے جاتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ اپنی عادت بد کو پورا کرنے کے لئے ساتھ ہی تقسیم پنجاب و بنگال کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔

وائسرائے نے ایک تجویز ہندوستانی مسئلہ کے حل کے لئے برطانوی وزارت کے سامنے پیش بھی کردی ہے۔ اور وہ سکیم منظور بھی ہوگئی ہے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہ ہوا تو ۲ جون کو ہندوستانی لیڈروں کے سامنے پیش بھی ہو جائے گی۔ اس تجویز کی سب سے نمایاں بات "تقسیم" معلوم ہوتی ہے۔

لیکن اگر تقسیم کے یہ معنے ہیں کہ پنجاب اور بنگال بھی تقسیم ہوگا۔ تو اس کا جو نتیجہ مسلم لیگ یا مسلمانوں کی طرف سے ظاہر ہوگا اس کی ذمہ وار کانگرس ہی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ مسٹر جناح کے تازہ بیان سے معلوم

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے کہ مسلم لیگ پاکستان کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہونا ہرگز منظور نہیں کریگی۔

اس ضمن میں معنی خیز ایک بات یہ بھی ہے۔ کہ گاندھی جی اور جے نراین پرکاش نے باہم عہد کیا ہے۔ کہ وہ کانگرس کی خاطر میں تقسیم ملک کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسی طرح راجندر پرشاد نے بھی اپنے بیان میں تقسیم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ گویا اس بات کا یقینی ثبوت مہیا ہوگیا ہے۔ کہ ہندو خواہ کانگرسی ہو یا شوسلسٹ مہاسبھائی ہو یا گاندھی جی کی طرح تنہا سب ایک ہی منبع سے پیغام پاتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جب کبھی یہ لوگ بیانوں پر آتے ہیں۔ تو گو الفاظ مختلف ہوں مطلب سب بیانوں کا یکساں ہوتا ہے۔

اگر کانگرس ۱۶ مئی والے اعلان کو من وعن قبول کر لیتی۔ اور اس میں رخنے نہ نکالتی۔ تو نہ تو ہندوستان میں فساد ہوتے۔ اور نہ ہندوستان اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوتا۔ کم از کم ایک کمزور یا مضبوط مرکز ضرور قائم رہتا۔ جو لوگ اکھنڈ ہندوستان کے دل سے حامی ہیں۔ ان کو تقسیم کے لئے کانگرس کے سوا کسی کا شکر گذار نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ کانگرس ہی ہے۔ جس نے اپنے متعصبانہ تدبر سے مسلمانوں کو اپنا وطن الگ کرانے پر مجبور کیا ہے۔ خدا کرے کہ کانگرس کو اب ہی سمجھ آجائے۔ اور جہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے وہیں تک رہنے دے۔ مگر ہمیں امید نہیں کہ کانگرس اپنی حرص قوت اندوزی کے جذبات کو محدود رکھ سکے گی۔ یہی ہندوستان کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ کانگرس سب قوموں کی نمائندہ کہلوانے کے باوجود سب سے زیادہ فرقہ پرست ہے

منارۃ المسیح ہال کیلئے پانچ سال میں پچیس لاکھ روپیہ جمع کیا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء میں منارۃ المسیح ہال کے چندہ کی تحریک کو دو لاکھ کی بجائے پچیس لاکھ تک بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"جو تحریک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر کی گئی تھی۔ وہ تحریک ایک وقتی اندازہ کے مطابق کی گئی تھی۔ اور اس میں کام کا ایک بڑا حصہ نظر انداز ہو گیا تھا۔ لیکن بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالی شیڈ سے اس قسم کی جلسہ گاہ کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں"۔

اس کے بعد حضور نے اس ہال کے دیگر لوازمات (کتب وعمارت لائبریری اور اس کے لٹریچر کو پڑھنے والے علماء و مصنفین کی رہائش اور گزارہ کے اخراجات مطبع اور اشاعت کتب وغیرہ) کی تفصیل بیان کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ

"یہ وہ صحیح طریق ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم علمی دنیا میں ہیجان پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس سارے کام کے لئے پچیس لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے بیرونی دوستوں کے لئے بھی ایک موقعہ ہے۔ کہ وہ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ثواب حاصل کریں"۔

اس وقت تک جو وعدے منارۃ المسیح ہال کے سلسلہ میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کی کل میزان ۲،۵۱،۹۶۲ روپے ہے اور وصولی صرف ۴۰،۹۳۰ روپے ہے۔ احباب جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ پچیس لاکھ کی تکمیل کو پانچ سال کے عرصہ میں پورا کرنے کی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مد میں زیادہ سے زیادہ رقم پیش کرکے حضور کی اس تحریک کو پورا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ نوٹ:۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں سے دو سال گذر چکے ہیں۔ (نظارت بیت المال)

ولادت (۱) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد فلسطین کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۷ مئی کو پہلی لڑکی کی تولد ہوئی ہے۔ (۲) مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ہاں لڑکی کی تولد ہوئی ہے۔ (۳) چوہدری صلاح الدین احمد بی اے واقف زندگی کے ہاں لڑکی کی تولد ہوئی ہے۔ (۴) مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی دارالرحمت کے ہاں لڑکا کی تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جماعت سے خطاب

آپکی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ وہ قربانی جو پہلے انبیاءؑ کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو کہ جائیداد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ یا جائیداد کا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو۔ اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

نائب ناظر کی ضرورت

نظارت امور عامہ کو ایک نائب ناظر فنانشل اور ایک قابل پلیڈر مشیر قانونی صدر انجمن کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ فوراً ناظر امور عامہ قادیان کو بھجوا دیں۔ نائب ناظر امور عامہ کی آسامی کے لئے گریجوایٹ کا ہونا لازمی ہے۔ ایم۔اے یا بی۔اے ایل۔ایل۔بی اور دفتری تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۷-۲۰۰ علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا ریڈیو کی زبان اردو پر دست درازی

غیر مانوس ہندی الفاظ کی بھرمار

آل انڈیا ریڈیو سٹیشن کا محکمہ ایک ایسا محکمہ ہے۔ جس کا تعلق ملک کے کسی خاص طبقہ یا گروہ سے نہیں ہے۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت ملک کے تمام افراد سے اس کا یکساں تعلق ہے۔ اس لحاظ سے اس محکمہ سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کسی جنبہ دارانہ جذبے اور جماعتی تعصب کا شکار نہ ہو۔ بلکہ ملک کے اندرونی اختلافات سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کرے

لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس طرح حکومت کے دیگر محکمے بھی تحریکیوں کی متعصبانہ ذہنیت کی وجہ سے بری طرح جماعتی تعصب کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔ اس طرح آل انڈیا ریڈیو کا محکمہ بھی فرقہ وارانہ زہر سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ خصوصاً جب سے اس محکمہ کے انچارج سردار پٹیل مقرر ہوئے ہیں۔ اس وقت سے اس محکمہ کے پروگرام نہایت سرعت کے ساتھ ایک رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ کہ بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک کانگرسی یا ہندو سبھائی ادارے کا پروگرام سن رہے ہیں۔ مسلم لیگ کی سرگرمیوں کو اور اس کے لیڈروں کے بیانات کو حتی الامکان نشر کرنے سے گریز کرنا اور گاندھی جی کی پرارتھنا اور کانگرس کے چھوٹے سے چھوٹے لیڈر کے بیان کو بڑے اہتمام کے ساتھ نشر کرنا ریڈیو کا ایک ایسا معمول بن چکا ہے۔ جس سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن آج ہم اس سلسلے میں مسئلہ کے جس پہلو پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

روشنی ڈالنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ لیگ دشمنی اور کانگرس نوازی کے جوش میں ریڈیو کے ذریعے اس زبان کا بھی حلیہ بگاڑنے کی مسلسل کوشش کی جا رہی ہے۔ جو ملک میں ہندو مسلم اتحاد کی واحد یادگار ہے۔ اور جو عملی طور پر ہندوستان کی مشترکہ قومی زبان بن چکی ہے۔ زبان اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ اسے بنانے اور ترقی دینے میں دونوں قوموں نے حصہ لیا ہے۔ اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ یہی زبان سمجھی اور استعمال کی جاتی ہے۔ اور تو اور خود کانگرسی زعماء کو بھی اپنے خیالات اہل ملک تک پہنچانے کے لئے اپنی تحریروں اور تقریروں میں زیادہ تر اسی زبان کو استعمال کرنا پڑتا ہے۔ لیکن تعصب اور تنگدلی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ محض اس جرم میں اردو کو تدریجاً ہندی زبان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس میں بدقسمتی سے ایسے الفاظ بھی موجود ہیں۔ جو مسلمانوں سے تعلق رکھنے والی دو زبانوں یعنی عربی اور فارسی سے لئے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اول تو ویسے ہی آل انڈیا ریڈیو کے پروگراموں میں اب پہلے کی نسبت ہندی کا حصہ بہت زیادہ اور اردو کا حصہ بہت کم کر دیا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بھی سردار پٹیل کی ہندی نوازی اور اردو دشمنی کی ذہنیت مطمئن نہیں ہوئی۔ کیونکہ خبریں نشر کرنے کے لئے جو زبان اب اردو یا ہندوستانی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں بڑی سرعت کے ساتھ چن چن کر عربی اور فارسی مانوس الفاظ کو نکالا جا رہا ہے۔ اور ان کی جگہ ہندی یا سنسکرت کے ایسے غیر مانوس الفاظ داخل کئے جا رہے ہیں۔ جو مسلمان تو الگ رہے خود ہندوؤں کی تعلیم یافتہ طبقہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ چنانچہ زبان اردو کو ان دنوں جن نئے نئے الفاظ سے نوازا جا رہا ہے۔ ان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:-

(۱) نرپیدر منڈل (ایوان والیان ریاست) (۲) دھان (آئین) (۳) اچھیوان (رکنیت) (۴) کارن (وجہ) (۵) آلوچنا (نکتہ چینی) (۶) منتری منڈل (وزارت) (۷) سمبندھ (تعلق) (۸) سواگت (استقبال) (۹) ادھیکار (اختیار) (۱۰) سماچار داتا (نامہ نگار) (۱۱) سمہ وقت (۱۲) پرتی ندھی (نمائندہ) (۱۳) پربندھ (انتظام) (۱۴) بھاشا (زبان) (۱۵) بھاشن (بیان) (۱۶) راج نیتک (سیاسی نامہ نگار)

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ اردو کے آسان۔ سادہ عام فہم اور عوام کے روزمرہ کے استعمال کرنے والے الفاظ کی جگہ کس طرح ہندی اور سنسکرت کے غیر مروج اور غیر مانوس الفاظ کو رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کچھ عرصہ اور یہ کوشش جاری رہی تو آل انڈیا ریڈیو کے ذریعہ ایک ایسی چیستاں زبان معرض وجود میں آئے گی جسے سمجھنے کے لئے ہر دوار کے پنڈتوں اور بنارس کے دوداتوں کو ہی بلانے کی ضرورت پڑے گی۔

کیا مسٹر و مسز بھائی پٹیل سمجھتے ہیں کہ خفیہ مکتہ جینی وزارت اور نامہ نگار کے الفاظ واقعی ایسے دقیق الفاظ ہیں جسے ملک کی پبلک نہیں سمجھ سکتی؟ یہ الفاظ تو ملک کے ایک حصہ سے لے کر دوسرے حصہ تک عورتیں اور بچے تک سمجھتے اور استعمال کرتے ہیں۔ پھر آخر ان کی جگہ چھپیواں اور آلوچنا اور منتری منڈل وغیرہ الفاظ استعمال کرنے میں کیا حکمت ہے؟

ہم اس بات کے حق میں نہیں کہ خواہ مخواہ عربی اور فارسی کے مشکل صیغے اور دور افتادہ بحثیں اردو میں استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ عربی اور فارسی کے ایسے الفاظ بھی ترک کر دیئے جائیں۔ جو کثرت استعمال سے زبان اردو کا جزو لاینفک بن چکے ہیں۔ اور جنہیں عوام خوب سمجھتے اور استعمال کرتے ہیں۔

شائد خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہر عربی سے اردو کو مٹایا جا سکتا ہے۔ اور اس کی جگہ ہندی اور سنسکرت کو رائج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا خیال کرنے والے اصحاب خوب یاد رکھیں۔ کہ اردو کو عارضی طور پر کچھ نقصان تو بے شک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن زبان اردو کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور نہ مستقل طور پر اس کی ترقی کو روکا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اب اپنے مامور اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس زبان کو زندہ جاوید بنا دیا ہے اور اسکو ایسی برکت عطا فرما دی ہے۔ کہ آئندہ ہزاروں مخالفانہ کوششوں کے باوجود یہ پھولتی پھلتی جائے گی۔ حتی کہ اہمیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہر ملک اور ہر علاقہ میں رائج ہو جائے گی۔ اور اسے ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

ہے یہ تقدیر خداوندی کی تقدیروں میں سے

سردار پٹیل اور ان کے رفقا تو شائد اردو کو شدھ کرنے کی اس کوشش کو اپنی قوم کی خدمت سمجھتے ہیں لیکن دراصل یہ کوشش اپنی قوم کیلئے بھی خدمت کے نہیں بلکہ اس کوشش کے پیچھے جو ذہنیت کارفرما ہے وہی مسلمانوں کو من القوم ہندوؤں سے الگ کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ اسی ذہنیت کا یہ کرشمہ ہے۔ کہ آج صدیوں سے اکٹھے رہنے والے ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ خیال تھا کہ ملک کی تباہی و بربادی اور کشت و خون کے موجودہ اضانیت سوز ہنگاموں کو دیکھ کر شائد برادران وطن کی آنکھیں کھلیں۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی مخصوص ذہنیت میں کچھ تبدیلی کر لیں۔ لیکن آل انڈیا ریڈیو سے اردو دشمنی اور ہندی نوازی کا جو مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی بدستور اسی راہ پر گامزن رہنا چاہتے ہیں۔ جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرنے والی ہے۔ اور جو ملک کیلئے مزید تباہی اور بربادی کا موجب ہوگی۔ نور رشید احمد

گریجوایٹوں اور مولوی فاضلوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ الہام بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور بڑی سرعت کے ساتھ اہل دنیا سے اپنی عظمت منوا رہا ہے۔ خدائی وعدے تو ضرور پورے ہو کر رہینگے۔ تو پھر کیوں نہ ہم اس سعادت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ کیوں آج ہم خون اضحوا للہ کہتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت المصلح الموعود کے ہاتھ پر عملی بیعت کا ثبوت دیتے ہوئے وقف کریں۔ پس نوجوان بی۔ اے پاس اور مولوی فاضل نوجوان جلد از جلد اپنی زندگیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شہادت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے۔ اس لئے ہمنے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کُل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کیلئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ اُن ہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہمنے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

573
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

مسٹر لیاقت علی خاں لاہور میں

لاہور ۲۶ رمئی جمعہ کی حکومت کے فائنس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں نے کل دوپہر گورنر پنجاب سے ملاقات کی اور دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔ ملاقات کے دوران میں صوبہ کی آئینی اور فرقہ وارانہ صورت حال پر تبادلہ خیالات ہوا۔ کل صبح مسٹر لیاقت علیخاں صوبائی مسلم لیگ کے لیڈروں سے متواتر ملاقات کی نیز لاہور کے فسادزدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ آج آپ امرتسر گئے اور وہاں کے مسلم لیگی لیڈروں سے بات چیت کی نیز فسادزدہ علاقہ کا معائنہ کیا۔ امرتسر سے واپسی پر آپ نے گورنر پنجاب اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے پھر تبادلہ خیالات کیا۔ کل صبح آپ دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن میں مسئلہ ہند پر بحث و تمحیص

لنڈن ۲۵ رمئی ڈائسٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ چار نکات کا ایک فارمولا مرتب کیا گیا ہے۔ جسے انتقال اقتدار کی گفت و شنید کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ ان نقاط کی اجمالی کیفیت یہ ہے۔ (۱) ہندوستان کو متحد رکھنے یا اسے تقسیم کرنے کا فیصلہ ہندوستانی لیڈروں پر چھوڑ دیا جائے گا۔ (۲) تقسیم کی صورت میں موجودہ دستور ساز اسمبلی کے علاوہ پاکستان کی علیحدہ اسمبلی بنائی جائے گی۔ دونوں اسمبلیوں کے نمائندوں پر مشتمل کمشن تقسیم کی نوعیت اور علاقوں کی حدود بندی کا فیصلہ کرے گا۔ (۳) چوٹی کے ہندوستانی لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ہندوستان کی ایک یا ایک سے زیادہ حکومتوں کے منتظم آخری اور قطعی فیصلہ کیا جائے گا اگرچہ وزارتی مشن کی تجاویز منظور کرنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ تاہم وائسرائے ان تجاویز کو منظور کرانے کی ایک دفعہ پھر کوشش کریں گے۔

(۴) ریاستوں کو اس امر کی آزادی ہوگی کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہو جائیں۔ اور اگر چاہیں تو خود مختار ہونے کا اعلان کر دیں۔

لاہور کارپوریشن کے میئر کا انتخاب

لاہور ۲۶ رمئی کل صبح لاہور کارپوریشن کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا تاکہ پارٹی کے لیڈر ڈپٹی لیڈر اور دیگر عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ چونکہ اس بارے میں لیگ پارٹی کے دونوں امیدواروں کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اس لئے پراونشل مسلم لیگ کے صدر نے حکم دیا کہ میاں امیرالدین ہی بدستور پارٹی کے لیڈر رہیں۔ لیگ پارٹی کے لیڈر میاں امیرالدین کو ہی اب لاہور کارپوریشن کا میئر منتخب کیا جائے گا۔

پٹنہ:۔ ۲۶ رمئی راجہ غضنفر علی خاں صحت ممبر حکومت ہند نے بہار مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے تقسیم بہار کے مطالبہ کی حمایت کی اور اسی امر پر زور دیا کہ پنجاب اور بہار کے فرقہ وارانہ فسادات کی غیر جانبدارانہ طور پر تحقیقات کی جائے

لنڈن:۔ ۲۶ رمئی برطانیہ کی مسلم لیگ نے کل وزیراعظم ایٹلی کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا جس مکمل پنجاب اور مکمل بنگال سمیت پاکستان کا مطالبہ کیا اور یہ کہا پنجاب اور بنگال کو تقسیم کرنے کی تحریک محض شرارت پر مبنی ہے اور پاکستان کو کمزور کرنے کیلئے کی گئی ہے۔ اس سے قبل ایک ہزار سے زائد مسلمانوں نے ویسٹ اینڈ کی سڑکوں پر جلوس نکالا اور پاکستان کی تائید میں مظاہرے کئے۔

قیمتوں میں ترمیم

کے زیر عنوان الفضل مورخہ ۱۲ مئی میں جو اشتہار چھپا ہے اس میں امیرانہ مشہدی لگی کی دعائی قیمت غلط چھپ گئی ہے اصلی دعائی قیمت بارہ روپے اکٹھ آنے ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں (مینیجر)

عمارتی ٹینڈر

کارخانہ جدید پریسین کمپنی

عمارت کارخانہ جدید پریسین کمپنی کے مکمل کرنے اور ساتھ دفاتر۔ گودام۔ کوارٹرز چاردیواری احاطہ اور صاحبزادہ حضرت مرزا ظفر احمد صاحب کی کوٹھی کی تعمیر کے لئے ٹینڈروں کی ضرورت ہے۔

ٹینڈر جنرل سروس کمپنی کے فارم پر آنے چاہئیں۔ (جو دفتر جنرل سروس کمپنی سے دو آنے فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں)

یہ ٹینڈر یکم جون ۴۷ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح کھولے جاویں گے مینیجر صاحب جنرل کمپنی کو اختیار ہے کہ جس ٹینڈر کو چاہیں منظور فرماویں

عمارتی نقشہ جات دفتر جنرل سروس کمپنی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے لئے جسم کو ملیریا کے مادات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص ۴ روپے پچاس قرص ۲ روپے شفائی درجن ۸ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ

(دواخانہ خدمت خلق قادیان)

خریداران اخبار الفضل

۵ رجون ۱۹۴۷ء کے بعد ایجنسی ان احباب کو اخبارات اور دیگر اخبارات قادیان نہیں بھیجی جائیں گی جن کا بقایا ہوگا اور جنہوں نے کم از کم ایک ماہ کا چندہ پیشگی ادا نہیں کیا ہوگا۔ احباب مطلع رہیں بعد میں شکایت نہ ہو (مینیجر بدر بک ڈپو قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کی خدمت میں درخواست دعاء

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قریباً چار برس کا عرصہ ہوا کہ مجھ پر ضربۃ الشمس Heat Stroke کا حملہ ہوا تھا۔ میں ان دنوں جماعتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اعزازی طور پر لڑائی کے لئے فوجی بھرتی بھی کرتا تھا۔ اور اس طرح قادیان بھرتی کا ایک مستقل مرکز بن گیا۔ اس حملہ کے چند روز بعد ہی مجھے بھرتی کے سلسلہ میں دورہ پر باہر جانا پڑا۔ جس کی وجہ سے کم و بیش مستقل ضعیت کا اثر میرے اوپر پڑ گیا اور اس وقت سے آہستہ آہستہ میری صحت خراب ہوتی چلی گئی۔ گرمی کے موسم میں خصوصاً میری تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور ظاہراً طور پر تندرستی کی حالت میں بھی بڑا تکلیف دہ اثر پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات میری حالت ایسی ہوتی ہے کہ قطعی طور پر کام کرنے کی سکت اپنے میں نہیں پاتا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں جس شخص کو ایک دفعہ Heat Stroke ہو جائے۔ اس کو پھر ساری عمر الا ماشاء اللہ گرمی کے مضر اثرات کا خطرہ رہتا ہے۔

عام حالات میں بھی یہ ایک سخت تکلیف دہ امر ہوتا ہے۔ کہ انسان خرابیٔ صحت کی وجہ سے کام کرنے سے رہ جائے لیکن اس وقت جبکہ فتنوں کا زمانہ شروع ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے تمام اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین اور اس کی جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دے۔ میری بیماری میرے لئے صرف جسمانی تکلیف کا ہی باعث نہیں بلکہ روحانی اذیت کا بھی باعث ہے کہ میں اس وقت وہ نہیں کر سکتا جو مجھے کرنا چاہیئے۔ اور بکلی طور پر اپنے آپ کو خدمت دین اور سلسلہ کے دوسرے اہم امور (جو دراصل وہ بھی دینی ہی ہیں) کو صحیح طور پر انجام دینے سے قاصر ہوں۔ خدمت دین سے محرومی کی کئی معمولی جزوی سستی سے ہو یا خرابی صحت کی وجہ سے ایک احمدی کے لئے خوشکن امر نہیں۔ خدا تعالیٰ میری غفلتوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے اور مجھے توفیق دے۔ کہ میں ایسے نازک وقت میں اس قابل ہو جاؤں کہ خدمت دین سے محروم نہ رہ جاؤں۔

ہر ایک احمدی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا رشتہ اخوت قائم کرے گا جس کی مثال کسی دنیاوی رشتے میں نہ مل سکے۔ میں ہر احمدی دوست سے اس کو اس رشتہ اخوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قائم کیا ہے۔ دو درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود سے نسبت رکھنے والے اس کمزور وجود کے لئے دعا کرے۔ تا خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور مجھے روحانی اور جسمانی کامل صحت عطا فرمائے۔ اور مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنی ناچیز اور حقیر کوششیں نصرت دین کے لئے خرچ کر سکوں۔ وما توفیقی الا باللہ!

خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ نصرت دین میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ اور خدا تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

مومن کے لئے دعا ہی ایک ہتھیار ہے جو خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو اس کو ہر مصیبت اور تکلیف سے نکال لاتا ہے

ان دنوں میری تشویش بڑھ گئی ہے مگر یہ تشویش محض میری صحت کی خرابی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ بات میرے لئے بہت زیادہ پریشان کن ہے۔ کہ میں اس وجہ سے نصرت دین سے محروم رہا جا رہا ہوں

مگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو مانگتے ہوئے حد بندیاں نہیں لگائی جاتیں۔ اور میں احباب سے دوبارہ درخواست کرتے ہوئے کہ میری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں۔ تا کہ خدا تعالیٰ کا فضل نہ صرف مجھ پر بلکہ آپ پر بھی نازل ہو۔ اور ہم اپنی ناچیز مساعی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت پر خرچ کر سکیں۔ تا کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

خاکسار مرزا شریف احمد ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کے لئے ایک انسپکٹر تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔ مولوی فاضل پاس احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ گریڈ ۱۰۰-۳-۵۵ و -/۱۴ روپے ماہوار قحط الاؤنس ہوگا۔ نیز نظارت ہذا کے ماتحت صیغہ جات میں چند کلرکوں کی اسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک پاس امیدوار درخواستیں بھجوا دیں گریڈ ۳۰-۲-۵۰ اور -/۱۴ روپے ماہوار قحط الاؤنس دیا جائیگا۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت خادمان مساجد

قادیان کی مرکزی مساجد (مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک) کے لئے ایسے خادموں کی ضرورت ہے جو کہ خوش الحان ہوں۔ اور اذان دے سکتے ہوں۔ مسجد کی صفائی اور اسکی خدمت کرنا ثواب بھی ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے -/۲۹ روپیہ ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ملے گی۔ قادیان کی رہائش کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف (تعلیم۔ عمر وغیرہ) و تصدیق پریذیڈنٹ بھجوا دیں۔ (افسر مساجد قادیان)

ایک غلطی کی تصحیح

جامعہ نصرت کا جو نتیجہ ۱۹۲۸ء کے افضل میں شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے کہ نصیرہ بیگم بنت رسول نمبر ۵ کو درجہ عالم کی انگریزی کے امتحان کے بعد علیہ کی سند دی جائے گی۔ ریکارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ انگریزی درجہ عالمہ کا امتحان پاس کر چکی ہوئی ہیں۔ نیز امۃ الحمید صاحبہ نے درجہ علیہ کا امتحان درجہ سوم میں پاس کیا ہے۔ ان کے ٹوٹل نمبر ۴۷۶ ہیں۔ (سیکرٹری مجلس تعلیم)

نتیجہ امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

رول نمبر ۱	محمد صدیق	۶۷۶/۱۱۰۰		درجہ دوم
رول نمبر ۲	مبارک احمد	۶۲۷		"
رول نمبر ۵	کبیر احمد	۶۰۹		"
رول نمبر ۶	محمد عبداللہ	۵۳۹		درجہ سوم
رول نمبر ۷	بشارت احمد	کمپارٹمنٹ		ادب - ب
رول نمبر ۸	بشیر احمد	۵۸۷		درجہ سوم
رول نمبر ۱۱	خان محمد	کمپارٹمنٹ		منطق

سیکرٹری مجلس تعلیم